سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعتہ المبارک، 27-دسمبر 2019

(یوم الجمع، 29-ربیع الثانی 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سترہواں اجلاس

جلد 17 : شمارہ 7

579

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ27۔دسمبر2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زکوٰۃ وعشر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پبلک سروس کمیشن پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال2017پر بحث

ایک وزیر پبلک سروس کمیشن پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال2017پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

581

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 27-دسمبر 2019

(یوم الجمع، 29-ربیع الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں صبح 10 بج کر 53 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئر مین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَؕ مَا مِنۡ شَفِيۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ
بَعۡدِ اِذۡنِهٖ ؕ ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ۳
اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَـلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ
لِيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا
لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ۴

سورۃ یُونس آیات 3 تا 4

تمہارا پروردگار تو اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر جلوہ افروز ہوا وہی ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے۔ کوئی اس کے پاس اس کی اجازت حاصل کئے بغیر کسی کی سفارش نہیں کر سکتا۔ یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو۔ بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے (3) اسی کے پاس تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ وہی خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا۔ تاکہ ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور جو کافر ہیں ان کے لئے پینے کو نہایت کھولتا پانی اور درد دینے والا عذاب ہو گا کیونکہ وہ کفر کرتے تھے (4)　　وما علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبولﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبولﷺ

سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ
اَج سِک متراں دی ودھیری اے
کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
مُکھ چند بدر شعشانی اے
متھے چمکدی لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کہ جانِ جہاں آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں
سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء
گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

سوالات

(محکمہ زکوٰۃ وعشر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ زکوٰۃ وعشر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1312 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1312: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ میں اس وقت تمام اضلاع کی زکوٰۃ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں، اگر جواب ہاں میں ہے تو ضلع وار کمیٹیز، چیئرمینز مختص شدہ فنڈز / اخراجات جولائی 2018 سے تاحال بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زکوٰۃ کمیٹیوں کو سیاسی اقرباء پروری / ایماء پر بنایا جاتا رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت زمینی حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے سروے کروا کے ضروریات اور علاقہ کی ڈیمانڈ کے مطابق زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک مکمل حقائق سے آگاہ کریں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) صوبہ کے اُنتیس اضلاع میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو ہو چکی ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بقیہ سات اضلاع کی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کے لئے ضروری کارروائی کی جارہی ہے تاہم ان اضلاع میں ڈپٹی کمشنرز بطور

ایڈمنسٹریٹرز ضلع زکوٰۃ کمیٹی فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ مختص شدہ فنڈز/ اخراجات کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ زکوٰۃ کمیٹیاں قواعد وضوابط کے مطابق ہی تشکیل دی جاتی رہی ہیں۔

(ج) پنجاب زکوٰۃ و عشر ایکٹ 2018 کے مطابق اگر کسی گاؤں، دیہہ یا وارڈ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی آبادی 10 ہزار نفوس سے زائد ہو تو اس صورت میں متعلقہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی اس علاقہ کا سروے کروا کر نئی کمیٹی کی تشکیل کے لئے درخواست پنجاب زکوٰۃ و عشر کونسل کو ارسال کر سکتی ہے مزید برآں کمیٹیوں کی نئی حد بندی کے معاملہ پر مزید غور و خوض، نئی مردم شماری کے نتائج آنے پر پنجاب زکوٰۃ و عشر کونسل کی منظوری سے کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ صوبہ میں اس وقت تمام اضلاع میں کمیٹیاں کام کر رہی ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو ضلع وار کمیٹیز، چیئرمین، مختص شدہ فنڈز، اخراجات جولائی 2018 سے تاحال بتائیں؟

جناب چیئرمین! اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ انتیس اضلاع میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل ہو چکی ہے تو میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان انتیس اضلاع میں کمیٹیاں کب تشکیل ہوئیں، ان کمیٹیوں کو تشکیل کرنے کا کیا معیار ہے اور جن سات اضلاع میں کمیٹیاں تشکیل نہیں ہوئیں تو کیوں نہیں ہوئیں اور کب تک تشکیل ہو جائیں گی؟ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! انتیس اضلاع میں زکوٰۃ کمیٹیاں نومبر اور دسمبر میں تشکیل پائی ہیں اور مزید اضلاع میں کمیٹیوں کی تشکیل process میں ہے اور انشاءاللہ وہ عنقریب تشکیل پا جائیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال کے (ب) جز میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ زکوٰۃ کمیٹیوں کو سیاسی اقرباء پروری کی ایماء پر بنایا جا رہا ہے؟

جناب چیئرمین! اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ درست نہیں ہے۔ منسٹر صاحب میرے بھائی ہیں اور سینئر سیاستدان بھی ہیں۔ پنجاب میں کیا سسٹم ہے وہ باقی دوست بتائیں گے لیکن میں ساہیوال اپنے ضلع کی بات بتانا چاہتا ہوں کہ ساہیوال میں جو ہم سے ہارے ہوئے لوگ ہیں۔

جناب چیئرمین! آج ان کے کہنے پر یہ کمیٹیاں تشکیل پا رہی ہیں اور جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ نومبر، دسمبر میں ان کمیٹیوں کی تشکیل ہوئی تو اس کے impression سے یہ ثابت ہوتا ہے چونکہ وہ پہلی کمیٹیاں dissolve ہو گئیں اور یہ ساری کمیٹیاں سیاسی طور پر بن رہی ہیں تو کیا یہ اس نئے پاکستان ریاست مدینہ میں کوئی ایسا سسٹم لانا چاہتے ہیں جہاں پر ایک equality ہو جہاں پر ہر بندے کو right ہو کہ وہاں اس گاؤں میں اس کمیٹی کے لئے جو deserve کرتا ہے تو اس کو بنایا جائے بجائے کہ یہ سیاسی طور پر بنیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئرمین! یہ فاضل ممبر میرے دوست ہیں۔ یہ سوال مجھ سے پوچھ رہے ہیں اور یہ کوتاہی اور fault اپنی سابقہ گورنمنٹ کا بتا رہے ہیں۔ الحمدللہ اب ہم جو بھی لوگ بنا رہے ہیں یا بنانے جا رہے ہیں وہ صحیح لوگ بنانے جا رہے ہیں اور صحیح معیار کے مطابق بنانے جا رہے ہیں اس میں اقرباء پروری نہیں ہے۔ جب انہوں نے ساہیوال کا سابقہ چیئرمین بنایا تھا تو میں نے وہاں visit کیا تو 65 لاکھ روپے غریب لوگوں کے لئے ہسپتال میں فنڈ تھا وہ lapse ہو گیا۔

جناب چیئرمین: اچھا! .Very sad

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئرمین! ان کی 300 کمیٹیاں بنائی نہیں گئیں۔ اب الحمدللہ جب ہمارا یہ پیریڈ آیا ہے تو ہم نے اس میں 99.4 فیصد زکوٰۃ تقسیم کی اور یہ جو کہہ رہے ہیں کہ یہ gap کیوں آیا ہے تو یہ gap خود چھوڑ کر گئے ہیں۔ مارچ میں کمیٹیاں non-functional ہو گئی تھیں تو انہوں نے فنکشنل کیں اور نہ gap period کا ان کے پاس arrangement تھا۔

ہم نے ایڈمنسٹریٹر لگائے، آرڈیننس لے کر آئے، gap period میں پھر ترمیم کی اور الحمدللہ پھر ہم نے صحیح زکوٰۃ تقسیم کی۔ اب یہ جو gap کا بتارہے ہیں وہ یہ gap خود چھوڑ کر گئے اور ہم نے آکر fill کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آخری ضمنی سوال۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جناب شوکت علی لالیکا میرے لئے بڑے محترم ہیں جو وہ gap کی بات کر رہے ہیں تو جب وہ gap چھوڑنے کا وقت تھا اس وقت میں اور منسٹر صاحب اللہ کے فضل سے ایک ہی بنچ پر بیٹھتے تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ سوال کریں۔

وزیر زکوٰۃ وعشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئرمین! اس نااہلی کی وجہ سے تو میں نے یہ پارٹی چھوڑی کہ یہ کچھ بھی نہیں کر سکے اور زکوٰۃ بھی صحیح نہیں دے پا رہے اور میں اس پارٹی میں کیسے رہ سکتا تھا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اس نااہلی میں منسٹر صاحب بالکل برابر کے شریک تھے۔

جناب چیئرمین: جی، Stick to your question please.

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اللہ کا فضل ہے کہ اس دور میں اربوں روپے کی زکوٰۃ تقسیم ہوئی۔ اب میں آپ کے توسط سے جُز(ج) میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے سوال یہ کیا تھا کہ کیا حکومت زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے سروے کروا کر ضروریات اور علاقہ کی ڈیمانڈ کے مطابق زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

جناب چیئرمین! اس میں جو جواب آیا ہے اور انہوں نے کہا کہ مزید کمیٹیوں کی نئی حلقہ بندیوں کے لئے غور وخوض اور نئی مردم شماری کے نتائج آنے پر پنجاب زکوٰۃ وعشر کونسل کی منظوری سے کیا جائے گا تو میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو پہلے مردم شماری ہوئی census ہوا جو اس میں آبادی کا رزلٹ آیا تو اس کے نتیجے میں انہوں نے کب تشکیل نو کروائی ہے؟

جناب چیئرمین! اسی میں میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو مردم شماری ہوئی اس کے نتیجے میں انہوں نے وہ تشکیل نو کی ہے اگر نہیں تو اس پر کب تک عملدرآمد ہو جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ وعشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئرمین! یہ کام مردم شماری کے مطابق ہی کیا جاتا ہے اور ہم 10 ہزار آبادی پر مشتمل ایک کمیٹی بناتے ہیں جہاں فاضل ممبر کو کسی کمیٹی میں کوئی problem نظر آتا ہے تو وہاں نئی کمیٹی بنائی جا سکتی ہے۔ الحمدللہ دوسرا جو ان لوگوں نے خلا چھوڑے تھے اب ہم کونسل میں لے کر جا رہے ہیں کچھ جگہیں ایسی ہیں کہ جہاں 10 ہزار کی آبادی سے زیادہ لوگ ہیں اور کہیں کم ہیں تو ان کو equal کرنے کے لئے کونسل میں ہمارا process ہو رہا ہے وہ انشاءاللہ ہم جلد مکمل کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، اچھا initiative ہے۔ اگلا سوال

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ کے تین ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ان سے صرف assurance لینی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ نے comment تو دینا نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ ضمنی سوال کر سکتے تھے اور اب آپ کے تین ہو گئے ہیں۔ پلیز! اگلے سوال پر آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا حکم ماننا میرے پر فرض عین ہے۔

جناب چیئرمین: مہربانی۔ اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سوال نمبر 1319 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کی فعالیت سے متعلقہ تفصیلات

*1319: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں زیادہ تر زکوٰۃ کمیٹیاں مارچ 2018 میں غیر فعال ہو گئی تھیں اگر درست ہے تو کب تک یہ فعال ہو جائیں گی؟

(ب) اس وقت موجودہ حکومت نے کتنی زکوٰۃ ان کمیٹیوں کے ذریعے مستحقین میں تقسیم کی ہے ضلع وار بتائیں؟

(ج) کیا حکومت گزارہ الاؤنس کے مستحقین کی تعداد جو کم ہو گئی تھی اس کو بحال کر کے پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) صوبہ کے 29 اضلاع میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو ہو چکی ہے بقیہ سات اضلاع کی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کے لئے ضروری کارروائی کی جارہی ہے تاہم ان اضلاع میں ڈپٹی کمشنرز بطور ایڈمنسٹریٹرز ضلع زکوٰۃ کمیٹی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کے ذریعے زکوٰۃ کی تقسیم کا عمل جاری ہے جس کی ضلع وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مستحقین کو گزارہ الاؤنس کی فراہمی کا انحصار زکوٰۃ فنڈز کی دستیابی پر ہوتا ہے۔ گزشتہ مالی سال کے دوران گزارہ الاؤنس کے لئے مبلغ ایک ارب 80 کروڑ 90 لاکھ کی رقم مختص کی گئی جو ایک لاکھ 40 ہزار سے زائد مستحقین میں تقسیم کی گئی جبکہ موجودہ مالی سال کے لئے گزارہ الاؤنس کے لئے مبلغ 3۔ارب 24 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس سے ایک لاکھ 70 ہزار سے زائد مستحقین مستفید ہوں گے۔

جناب چیئرمین:: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! چودھری ظہیر الدین ہمارے سینئر ہیں اور سوال کرنے والے دوسرے ممبران بھی تشریف فرما نہیں ہیں ہمیں ہاؤس کو وقفہ سوالات کا گھنٹہ بھی تو چلانا ہے۔ گل بات تے کر لین دیو۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اگر آپ خوش نہیں ہیں تے ایسیں ویسے ہی بیٹھ جانے آں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ پلیز سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جیسے پہلا سوال ہے اُسی طرح کا الحمد للہ یہ سوال ہے تو میں آپ کے توسط سے اپنے معزز منسٹر صاحب، اپنے بھائی سے یہ request کروں گا سوال کا تو جواب ہی آتا ہے تو میں جواب کی بجائے کیونکہ یہ بڑا اہم سوال ہے اور پنجاب کی پبلک کا سوال ہے اُن کی بہتری کے لئے ہے چونکہ جس طرح مردم شماری کی بات ہوئی کہ جو مردم شماری سے پہلے کے حالات تھے اُس وقت الحمد للہ ہماری گورنمنٹ تھی مردم شماری کے بعد نیا پاکستان وجود میں آیا ہے تو جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں اُسی طرف آرہا ہوں میں نے بات بھی بتانی ہے۔ جناب محمد بشارت راجا بھی بیٹھے ہیں چودھری ظہیر الدین بھی بیٹھے ہیں ماشاءاللہ سینئر سیاستدان ہیں میں اپنے بھائی منسٹر صاحب سے assurance لینا چاہتا ہوں کہ یہ انہوں نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ وہاں پر کمیٹیاں یا تو دس ہزار سے کم پر اور کہیں پر 15,15 ہزار، 18,18 ہزار اور 20,20 ہزار نفوس پر بنی ہوئی ہیں۔ وہاں پر ایک ہی کمیٹی ہے وہاں پر ایک کمیٹی survive نہیں کر سکتی وہاں پر لوگ cater نہیں ہوتے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے اپنے بھائی سے یہ assurance لینا چاہتا ہوں کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ یہ مہربانی فرما دیں کیونکہ یہ میرے ویسے ہی سینئر ہیں میں بڑی جگہ پر ان کا شاگرد ہوں تو میری جرأت نہیں ہے کہ ان سے سوال کر سکوں یہ مہربانی کر دیں پورے پنجاب میں کریں نہ کریں تو ساہیوال میں یہ کر دیں کہ مردم شماری کے بعد جہاں پر زیادہ آبادی آگئی ہے تو وہاں پر آرڈر کر دیں بجائے یہ کہ ہم لکھ کر دیں یہ کچھ کریں یا یہ uniform پالیسی میں پورے پنجاب میں آرڈر کر دیں سب کا بھلا ہو جائے گا۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے صحیح بات کی یہ وہی بات کر رہے ہیں کہ یہ بیس بیس ہزار کی آبادی پر کمیٹیاں سابقہ حکومت نے بنائی اور ان کے دور میں یہ بنائی گئی اور یہ اُسی مردم شماری کے تحت چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اب نئی مردم شماری publish ہونے جا رہی ہے تو اُس کے مطابق ہم انشاءاللہ اس کو council میں لے کر آئے ہیں اور ساہیوال میں جہاں بھی ان کو نظر آئے وہ اور ہم پورے پنجاب کو سیٹ کرنے جا رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، یہ اچھا initiative ہے یہ کب تک ہو جائے گا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئر مین! جب یہ مردم شماری publish ہوتی ہے تو اس کے تحت ہم پنجاب میں تمام کمیٹیاں equal کریں گے۔

جناب چیئر مین: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! سوال کا تو جواب ہی ہے۔ جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ حکومت گزارہ الاؤنس کے مستحقین کی جو تعداد کم ہو گئی ہے اُس کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے انہوں نے کیا initiatives لئے ہیں مزید جو وزیر زکوٰۃ کی سربراہی میں پنجاب میں اب زکوٰۃ و عشر کے لئے کیا کیا بہتری لائی جا رہی ہے اس سے ہاؤس کو آگاہ کر دیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئر مین! الحمد للہ ہم ایکٹ میں تبدیلی لے کر آئے اس میں بہت سارے خلاء تھے وہ ہم نے پُر کئے دوسرا اللہ کا کرم ہے سابقہ 4۔ارب روپے کا فنڈ تھا اور اس ایک سال میں ہم 6۔ارب کا فنڈ کونسل میں لے کر گئے ہیں، یہ جناب عمران خان کی گورنمنٹ پر اعتماد کا اظہار ہے کہ لوگوں نے اس دفعہ بنکوں میں زکوٰۃ جمع کروائی ہے نکلوائی نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! دوسرا اہم نے hundred percent ہسپتالوں کا فنڈز بڑھایا پہلے ہم گزارہ الاؤنس کو ایک لاکھ 30 ہزار دے رہے تھے اب ایک لاکھ 70 ہزار پر لے کر گئے ہیں اسی طرح نابینا افراد کے لئے فنڈز بھی زیادہ کر رہے ہیں، ہم جہیز فنڈ کو بھی زیادہ کر رہے ہیں

الحمدللہ ڈبل کر رہے ہیں اب بہتری آ رہی ہے ساہیوال کے ہسپتالوں میں فنڈز انشاءاللہ lapse نہیں ہوں گے غریبوں تک پہنچیں گے اور الحمدللہ ہم پورے پنجاب میں پہنچائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! آخری سوال۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

CH. AKHTAR ALI: Mr Chairman! on his behlaf.

جناب چیئرمین: جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1392 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے چودھری اشرف علی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ زکوٰۃ وعشر کے سٹاف کی تنخواہوں سے متعلقہ تفصیلات

***1392: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زکوٰۃ وعشر میں ضلع کی سطح پر آڈٹ آفیسر، آڈٹ اسسٹنٹ اور ہر دس مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں پر ایک فیلڈ زکوٰۃ کلرک تعینات ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تمام سٹاف زکوٰۃ پیڈ ہے مذکورہ سٹاف کو ماہانہ کتنا معاوضہ دیا جاتا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے قیام سے آج تک تمام سٹاف کنٹریکٹ پر ہے اور ان کو ریگولر نہ کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سٹاف کو دیگر محکمہ جات کے سرکاری ملازمین کی طرح پنشن اور گریجویٹی و دیگر مراعات نہ دی جاتی ہیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سٹاف کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) محکمہ زکوٰۃ و عشر میں ضلع کی سطح پر آڈٹ آفیسر، آڈیٹر، آڈٹ اسسٹنٹ اور ہر پندرہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں پر ایک فیلڈ زکوٰۃ کلرک تعینات ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ تمام سٹاف زکوٰۃ پیڈ ہے مذکورہ سٹاف کی ماہانہ معاوضہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	ماہانہ تنخواہ
1۔	آڈٹ آفیسر	27,500/- روپے
2۔	آڈیٹر	19,800/- روپے
3۔	آڈٹ اسسٹنٹ	19,800/- روپے
4۔	فیلڈ زکوٰۃ کلرک	17,600/- روپے

(ج) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(د) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ہ) مذکورہ سٹاف کی ریگولرائزیشن کے معاملہ پر غور و خوض کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے وزیر قانون کی سربراہی میں کابینہ کی ذیلی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کمیٹی کی سفارشات پر زکوٰۃ پیڈ آڈٹ سٹاف کو ریگولر کرنے اور فیلڈ زکوٰۃ کلرکس کو کنٹریکٹ پالیسی 2004 کے تحت کنٹریکٹ پر بھرتی کرنے کی منظوری دے دی ہے جس پر مزید کارروائی حسب ضابطہ جاری ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! فاضل منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب و ج) میں محکمہ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ تمام آڈٹ آفیسر، آڈٹ اسسٹنٹ اور ہر مقامی 10 زکوٰۃ کمیٹیوں پر ایک فیلڈ کلرک جو 2004 میں بھرتی ہوئے تھے وہ آج تک ہی contract basis پر ہیں تو اُن کی پنشن اور نہ ہی کوئی گریجویٹی ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ ان تمام ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر رکھتے ہیں تو یہ ریگولر کب تک ہو جائیں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئرمین! معزز ممبر الحمدللہ بڑا دلچسپ سوال کر رہے ہیں کہ ان حکومتوں نے 2004 سے اس سٹاف کے لئے کچھ نہیں کیا اب ہم سے کہتے ہیں ہم نے کچھ نہیں کیا تو آپ لوگ کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! الحمدللہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ وزیراعلیٰ نے جناب محمد بشارت راجا کی سربراہی میں کمیٹی بنادی ہے اور ہم ان کو ریگولر کرنے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! یہ جو جواب کے جز (و) میں ان کو ریگولر کرنے کے لئے وزیراعلیٰ نے جو ذیلی کمیٹی وزیر قانون کی سربراہی میں تشکیل دی ہے اس میں نیچے لکھا ہے کہ ہم نے ان فیلڈ کلرکس کو 2004 کے تحت کنٹریکٹ پر بھرتی کرنے کی منظوری دے دی ہے۔

جناب چیئرمین! اب میرا سوال یہ ہے کہ آیا ان فیلڈ کلرکس اور دوسرے آفیسر ان کو یہ ریگولر کرنے جا رہے ہیں یا دوبارہ کنٹریکٹ دے رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئرمین! ہم آڈٹ سٹاف کو ریگولر کرنے جا رہے ہیں دوسروں کو کنٹریکٹ پر کرنے جا رہے ہیں بعد میں وہ بھی انشاءاللہ ریگولر ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، ریگولر ہو جائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 1448 بھی چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1618 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2498 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2967 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3218 جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا کیونکہ تمام سوالات بھی ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبائی زکوٰۃ کونسل کی تشکیل اور زکوٰۃ کی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*1448: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ صوبائی زکوٰۃ کونسل کا چناؤ کب کیا گیا اس کونسل کے چیئرمین اور ممبران کون کون سی شخصیات ہیں؟

(ب) صوبائی زکوٰۃ کونسل کو سال 18-2017 اور سال 19-2018 میں کتنی رقم حاصل ہوئی؟

(ج) مذکورہ بالا عرصہ میں سالانہ کتنی رقم صوبائی زکوٰۃ کونسل نے ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں میں کس طریق کار کے تحت تقسیم کی؟

(د) کیا محکمہ نے مذکورہ بالا عرصہ میں ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کو فراہم کی گئی رقم کا آڈٹ کروایا اگر ہاں تو اس میں کون کون سی بے ضابطگیاں پائی گئیں اور اس پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) صوبائی زکوٰۃ کونسل کا نوٹیفکیشن مورخہ 27۔ستمبر 2019 کو جاری کیا گیا۔ کونسل کے موجودہ چیئرمین و ممبران کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبائی زکوٰۃ کونسل صوبہ کی سطح پر ایک پالیسی ساز ادارہ ہے۔ صوبائی زکوٰۃ کونسل کو براہ راست کوئی فنڈز موصول نہ ہوتے ہیں۔ وفاقی حکومت کی طرف سے صوبوں کو طے شدہ فارمولا کے مطابق فنڈز موصول ہوتے ہیں اور یہ فنڈز مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے صوبائی زکوٰۃ فنڈ اکاؤنٹ نمبر 3 میں منتقل کئے جاتے ہیں۔ اس اکاؤنٹ کو سیکرٹری زکوٰۃ و عشر پنجاب اور ایڈمنسٹریٹر زکواۃ مشترکہ طور پر چلاتے (operate) ہیں۔ صوبہ پنجاب کو سال 18-2017 کے دوران مبلغ 4۔ارب 27 کروڑ 27 لاکھ 96 ہزار روپے اور سال 19-2018 کے لئے مبلغ 3۔ارب 93 کروڑ 56 لاکھ 7 ہزار روپے کے فنڈز

مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں موصول ہوئے۔ صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں موجود غیر مستعمل فنڈز میں سے رقم کو شامل کر کے سال 2017-18 اور سال 2018-19 کا زکوٰۃ بجٹ بالترتیب مبلغ 4۔ارب 39 کروڑ 70 لاکھ روپے اور مبلغ 4۔ارب 43 کروڑ 30 لاکھ روپے صوبائی زکوٰۃ کونسل کی منظوری سے مرتب کیا گیا۔

(ج) ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کو کونسل کی منظوری سے آبادی کی بنیاد پر زکوٰۃ فنڈز کا اجراء کیا جاتا ہے۔ پنجاب زکوٰۃ وعشر کونسل کی طرف سے ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کو سال 2017-18 اور 2018-19 کے دوران بالترتیب مبلغ 3۔ارب 63 کروڑ 71 لاکھ 27 ہزار روپے اور مبلغ 4۔ارب 8 کروڑ 35 لاکھ 98 ہزار روپے جاری کئے گئے۔

(د) ضلعی زکوٰۃ وعشر کمیٹیوں کو جاری کئے گئے فنڈز کا باقاعدہ محکمانہ انٹرنل آڈٹ اور ڈائریکٹوریٹ آف زکوٰۃ آڈٹ (آڈیٹر جنرل آف پاکستان) کی طرف سے سالانہ بنیادوں پر آڈٹ کیا جاتا ہے سال 2017-18 کے زکوٰۃ فنڈ کے آڈٹ کے دوران کچھ بے ضابطگیاں پائی گئی ہیں۔ مزید برآں سال 2018-19 کا آڈٹ شروع ہو چکا ہے۔

فیصل آباد: ضلعی زکوٰۃ وعشر کمیٹی کی تشکیل سے متعلقہ تفصیلات

*1618: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلعی زکوٰۃ وعشر کمیٹی فیصل آباد فنکشنل نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کمیٹی کے فنکشنل نہ ہونے کی وجہ سے کروڑوں روپے زکوٰۃ کی رقم غرباء اور دیگر مستحقین میں تقسیم نہیں ہو سکی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کمیٹی کی وجہ سے ایجوکیشن اداروں، طبی مراکز (ہسپتالوں) اور دیگر فلاحی اداروں کو زکوٰۃ کی رقم نہیں مل رہی ہے؟

(د) کیا حکومت اس ضلعی زکوٰۃ وعشر کمیٹی کی تشکیل جلد از جلد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ہ) اس ضلعی زکوٰۃ وعشر کمیٹی کی تشکیل دینے کی مجاز اتھارٹی کون ہے اور اس میں کتنے ممبران شامل ہوں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) ضلع زکوٰۃ و عشر کمیٹی فیصل آباد فنکشنل ہے اس کی تشکیل کا نوٹیفکیشن مورخہ 15-نومبر 2019 کو جاری کیا گیا۔

(ب) ضلع زکوٰۃ و عشر کمیٹی فیصل آباد کے نوٹیفکیشن کے اجراء سے قبل ڈپٹی کمشنر فیصل آباد کو بطور ایڈمنسٹریٹر ضلع زکوٰۃ کمیٹی تعینات کیا گیا تھا اور ضلع فیصل آباد میں زکوٰۃ کی تقسیم کا عمل جاری رہا گزشتہ مالی سال کے دوران ضلع فیصل آباد میں مستحقین زکوٰۃ میں مختلف مدات میں مبلغ 26 کروڑ 20 لاکھ 946 روپے تقسیم کئے گئے۔

(ج) یہ درست نہ ہے تفصیلی جواب جز (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

(د) جواب جز (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

(ہ) پنجاب زکوٰۃ و عشر کونسل حکومت کی منظوری سے ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی تشکیل دیتی ہے۔ ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی میں درج ذیل افراد شامل ہوتے ہیں۔

1) چیئرمین
2) ضلعی زکوٰۃ آفیسر
3) نمائندہ ضلعی انتظامیہ (جو کہ گریڈ 18 سے کم نہ ہو)
4) دو خواتین ممبران
5) پانچ غیر سرکاری ممبران (ضلع کی ہر تحصیل سے کم از کم ایک ممبر)

سال 19-2018 میں مستحقین کو زکوٰۃ فنڈز کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

***2498: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 19-2018 میں کتنے مستحقین کو زکوٰۃ فنڈ کتنا تقسیم کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے دس ماہ سے صوبہ بھر میں زکوٰۃ کی رقم مستحقین تک نہیں پہنچ سکی اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت کب تک مستحقین میں زکوٰۃ کی رقم تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) مالی سال19-2018 میں کل 3لاکھ 11ہزار407 مستحقین زکوٰۃ میں مبلغ 3۔ارب 25لاکھ 25ہزار 628روپے تقسیم کئے گئے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔جز (الف) میں جواب دیا جاچکا ہے۔

(ج) جز (الف) میں جواب دیا جاچکا ہے۔

ذاتی کاروبار کے اجراء کے لئے
زکوٰۃ و عشر کی مد میں سے رقم کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*2967: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 15۔اگست 2018 سے 15۔اگست 2019 تک ذاتی کاروبار کرنے کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) یہ رقم کن لوگوں کو فراہم کی جاتی ہے اور اس رقم کا فراہم کرنے کا طریق کیا ہے؟

(ج) ذاتی کاروبار کرنے کے لئے کتنی رقم فراہم کی جاتی ہے اور اس رقم کے حق دار کون ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) مذکورہ عرصہ کے دوران مستحقین زکوٰۃ کو سماجی بحالی سکیم کے تحت مبلغ 3کروڑ12لاکھ 15ہزار روپے اور خود روزگار پروگرام برائے ہنر مند افراد (SEEP) کے تحت مبلغ 91لاکھ 49ہزار 970روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ب) سماجی بحالی سکیم کے تحت ایسے مستحق زکوٰۃ افراد کو امداد فراہم کی جاتی ہے جو چھوٹا موٹا کاروبار کر کے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہتے ہیں۔درخواست گزار مجوزہ فارم پر متعلقہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق کے تعین کے بعد اپنی درخواست ضلع زکوٰۃ کمیٹی میں جمع کراتا ہے۔اس سکیم کے تحت ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی طرف سے مستحق زکوٰۃ افراد میں چھوٹے پیمانے کے متفرق کاروبار جن میں فروٹ یا سبزی کی ریڑھی، چائے کا کھوکھا، جوس کارنر، سلائی کڑھائی مشین اور ایمبرائیڈری وغیرہ کے لئے 15ہزار سے 20ہزار روپے کی مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔

مزید برآں خود روزگار پروگرام برائے ہنر مند افراد (SEEP) کے تحت ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس سے فارغ التحصیل مستحق طلباء و طالبات کو 50 ہزار روپے تک کی امداد فراہم کی جاتی ہے تاکہ یہ ہنر مند افراد اپنا کاروبار شروع کرکے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکیں۔

درخواست گزار مجوزہ فارم پر اپنی مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق کے تعین کے بعد VTI کی پرائمری سلیکشن کمیٹی (PSC) کو درخواست دیتا ہے یہ کمیٹی طلباء وطالبات کی درخواستوں کی چھان بین کرکے ضلع کی سطح پر قائم ڈسٹرکٹ سلیکشن مانیٹرنگ کمیٹی (DSMC) کے سامنے پیش کرتی ہے۔ یہ کمیٹی طلباء وطالبات کے لئے فنڈز کی فراہمی کی منظوری دیتی ہے۔ اس کمیٹی کے فیصلہ کی روشنی میں متعلقہ ضلع کے زکوٰۃ فنڈ سے مستحق طالب علم / طالبہ کو 50 ہزار روپے کی رقم مروجہ طریق کار کے مطابق دو اقساط میں جاری کی جاتی ہیں۔

(ج) جواب جز (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

جھنگ: زکوٰۃ کی رقم ہسپتالوں کو منتقل کرنے اور آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3218: **جناب محمد معاویہ:** کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں کون سے ہسپتالوں کو زکوٰۃ سے فنڈ فراہم کئے جاتے ہیں؟

(ب) مذکورہ ہسپتال یہ رقم کن مریضوں اور اشیاء پر خرچ کر سکتے ہیں؟

(ج) کیا مذکورہ رقم کا آڈٹ بھی کیا جاتا ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) ضلع جھنگ میں درج ذیل تین ہسپتالوں کو زکوٰۃ سے فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں۔

- ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ
- تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال شورکوٹ
- تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور سیال

(ب) مذکورہ ہسپتال یہ رقم ایسے غریب، نادار، مفلس، یتیم اور مسکین جو مستحقین زکوٰۃ ہوں پر خرچ کر سکتا ہے۔ زکوٰۃ کی رقم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی کی منظوری سے مستحق زکوٰۃ مریضوں پر حسب ذیل اشیاء کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے اگر یہ سہولت ہسپتال میں میسر نہ ہو۔

- ادویات مع خون
- طبی علاج مع آپریشن
- لیبارٹری ٹیسٹ
- جنرل وارڈ میں بیڈ
- مصنوعی اعضاء
- مریض کی ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال میں منتقلی کے اخراجات۔
- کمیٹی سے منظور شدہ کسی بھی دوسری آئٹم (ماسوائے نقد گرانٹ)

(ج) مذکورہ ہسپتالوں کو جاری کئے گئے فنڈز کا باقاعدہ محکمانہ انٹرنل آڈٹ اور ڈائریکٹوریٹ آف زکوٰۃ آڈٹ (آڈیٹر جنرل آف پاکستان) کی طرف سے سالانہ بنیادوں پر آڈٹ کیا جاتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

وہاڑی: چیئرمین ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی کی مدت تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

438: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں ضلعی چیئرمین زکوٰۃ و عشر کی مدت تعیناتی کب ختم ہوئی اور کتنے عرصہ سے یہ عہدہ خالی ہے؟

(ب) کیا ضلع وہاڑی کے دیہات اور شہری محلہ جات کی زکوٰۃ و عشر کی کمیٹیاں کام کر رہی ہے؟

(ج) کیا ضرورت مند اور مستحق لوگوں کو اس کار خیر کی سہولت میسر ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) ضلع زکوٰۃ و عشر کمیٹی وہاڑی کی مدت کار 25-مارچ 2018 کو ختم ہوئی اور 14-نومبر 2019 تک یہ عہدہ خالی رہا تاہم ڈپٹی کمشنر کو بطور ایڈمنسٹریٹر ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی وہاڑی تعینات کر دیا گیا تھا۔ یہ کمیٹی 15-نومبر 2019 سے فعال ہے۔

(ب) ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی وہاڑی میں کل 757 مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں ہیں اور یہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں فعال ہیں۔

(ج) جی، ہاں! ضرورت مند اور مستحق افراد کو زکوٰۃ فنڈز کی فراہمی کا سلسلہ جاری ہے۔

ضلع ساہیوال میں زکوٰۃ و عشر کے لئے فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

506: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں 18-2017 اور 19-2018 کے لئے کتنی رقم زکوٰۃ و عشر کی مد میں فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم غرباء، مساکین، جہیز / میڈیکل و دیگر پروگرامز کے لئے مختص کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنا فنڈ / بجٹ کس کس ہسپتال کو دیا گیا اوران فنڈز سے کتنے مریضوں کا علاج ہوا، تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) ضلع ساہیوال کو 18-2017 کے لئے 10 کروڑ 26لاکھ16ہزار347روپے اور 19-2018 کے لئے 10کروڑ18لاکھ959روپے زکوٰۃ کی مد میں فراہم کئے گئے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں سال18-2017 کے لئے 8کروڑ66لاکھ91ہزار820روپے اور سال 19-2018 کے لئے9کروڑ 13 لاکھ 73ہزار50 روپے زکوٰۃ کی مد میں غرباء مساکین، جہیز / میڈیکل ودیگر پروگرامز کے لئے مختص / فراہم کئے گئے۔

(ج) سال18-2017اور19-2018کے دوران ضلع ساہیوال کے تین سرکاری ہسپتالوں کو دیئے گئے فنڈز اور ان فنڈز سے جتنے مریضوں کا علاج ہوا ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

2017-18

نمبر شمار	نام ادارہ	جاری کردہ رقم	خرچ کردہ رقم	تعداد مریض
			2017-18	
1	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال	80لاکھ روپے	-/20,56,166روپے	1831
2	گورنمنٹ حاجی عبدالقیوم ٹیچنگ ہسپتال	20لاکھ روپے	-/18,55000روپے	1883
3	تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال چیچہ وطنی	آٹھ لاکھ 76ہزار روپے	-/4,50,173روپے	200
میزان		ایک کروڑ8لاکھ76ہزار روپے	-/43,15,820روپے	3914

نمبر شمار	نام ادارہ	جاری کردہ رقم	خرچ کردہ رقم	تعداد مریض
			2008-19	
1	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال	80لاکھ روپے	0/79,88,430روپے	5966
2	گورنمنٹ حاجی عبدالقیوم ٹیچنگ ہسپتال	20لاکھ روپے	-/19,99,620روپے	2036
3	تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال چیچہ وطنی	آٹھ لاکھ 76ہزار روپے	0	0
میزان		ایک کروڑ8لاکھ76ہزار روپے	-/99,880,50روپے	8002

گوجرانوالہ ڈویژن میں ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کو فراہمی رقم اور آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

518: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کو سال 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) مذکورہ اضلاع کی ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں نے درج بالا عرصہ میں کتنی کتنی رقم مستحق افراد و اداروں میں تقسیم کی اور کتنی رقم lapse ہو گئی مدوار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا مذکورہ سالوں میں فراہم کی گئی رقم کا آڈٹ کروایا گیا ہے اگر ہاں تو کس اتھارٹی سے آڈٹ کروایا گیا ہے اور اس آڈٹ رپورٹ کی روشنی میں کون کون سے افسران و اہلکاران مالی بے ضابطگی یا بدعنوانی میں ملوث پائے گئے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کو سال 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 کے دوران بالترتیب مبلغ 51 کروڑ 40 لاکھ 58 ہزار 150 روپے، 55 کروڑ 18 لاکھ 19 ہزار 450 روپے اور 56 کروڑ 88 لاکھ 23 ہزار 655 روپے فراہم کئے گئے۔ سال اور ضلع وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گوجرانوالہ ڈویژن کی ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں میں سال 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 کے دوران تقسیم اور lapse کردہ رقم کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گوجرانوالہ ڈویژن کی ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کو مذکورہ سالوں میں فراہم کردہ رقم کے آڈٹ کی ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ضلع	آڈٹ کردہ اتھارٹی	بے ضابطگی بدعنوانی میں ملوث افسران و اہلکاران کی تفصیل
1	گوجرانوالہ	17-2016 اور 18-2017 میں فراہم کردہ رقم کا آڈٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے کیا	کوئی آفیسر یا اہلکار ملوث نہ پایا گیا
2	حافظ آباد	17-2016 اور 18-2017 میں فراہم کردہ رقم کا آڈٹ انٹرنل آڈٹ ٹیم نے کیا	ایضاً

3	سیالکوٹ	2016-17 اور 2017-18 میں فراہم کردہ رقم کا آڈٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے کیا	ایضاً
4	نارووال	2016-17 میں فراہم کردہ رقم کا آڈٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان اور 2017-18 کا آڈٹ انٹرنل آڈٹ ٹیم نے کیا	ایضاً
5	منڈی بہاؤالدین	مذکورہ سالوں کا آڈٹ انٹرنل آڈٹ ٹیم باقاعدگی سے کر رہی ہے	ایضاً
6	گجرات	2016-17 میں فراہم کردہ رقم کا آڈٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان اور 2017-18 کا آڈٹ انٹرنل آڈٹ ٹیم نے کیا	ایضاً

نئی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل سے متعلقہ تفصیلات

584: محترمہ سنبل مالک حسین: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نئی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کب اور کیسے کی گئی اس کا طریق کار واضح کیا جائے؟

(ب) کیا ان کمیٹیوں کے ذریعے غریب لوگوں کی امداد جاری ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) صوبہ بھر میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو اور ان کمیٹیوں میں ایڈمنسٹریٹرز کی تعیناتی کا عمل مئی 2019 سے شروع کیا گیا ہے۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل پنجاب زکوٰۃ و عشر ایکٹ 2018 کی دفعہ 15 کے تحت کی جاتی ہے جبکہ ایڈمنسٹریٹرز کی تعیناتی مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 19(2) کے تحت کی جاتی ہے۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کا مفصل طریق کار تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی، ہاں! غریب لوگوں کا مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے ذریعے استحقاق کا تعین ہونے کے بعد زکوٰۃ فنڈ سے قواعد و ضوابط کے مطابق امداد کی جارہی ہے۔

ضلع ساہیوال میں زکوٰۃ وعشر فنڈ سے مستحقین افراد کو فراہم کردہ امداد

693: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں 18-2017 اور 19-2018 کے لئے کتنی رقم زکوٰۃ وعشر کی مد میں غریب، مسکین، بیوہ اور معذور افراد کو فراہم کی گئی، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) ہر سال کتنی رقم یتیم بچیوں کے جہیز / میڈیکل و دیگر پروگرامز کے لئے مختص کی گئی تھی اور اس سے ضلع ہذا کے کتنے غریب لوگ مستفید ہوئے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنا فنڈ / بجٹ کس کس ہسپتال کو فراہم کیا گیا ہے اور اس فنڈ سے کتنے لوگوں کا فری علاج ومعالجہ کیا گیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 18-2017 میں مبلغ 8 کروڑ 66 لاکھ 91 ہزار 820 روپے اور سال 19-2018 میں مبلغ 9 کروڑ 13 لاکھ 73 ہزار 50 روپے زکوٰۃ فنڈ غریب، مسکین، بیوہ اور معذور افراد کو فراہم کئے گئے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی ساہیوال میں یتیم بچیوں کے جہیز و دیگر پروگرامز کے لئے سال 18-2017 میں مبلغ 10 کروڑ 26 لاکھ 16 ہزار 347 روپے مختص کئے گئے جس سے 14020 مستحقین مستفید ہوئے جبکہ سال 19-2018 کے لئے مبلغ 10 کروڑ 18 لاکھ 959 روپے مختص کئے گئے جس سے 17233 مستحقین مستفید ہوئے جس کی مدوار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال کے ہسپتالوں کو سال 18-2017 میں مبلغ 1 کروڑ 8 لاکھ 76 ہزار روپے زکوٰۃ فنڈ سے جاری کئے گئے جس سے 3914 مستحقین زکوٰۃ فری علاج و معالجہ کی سہولت سے مستفید ہوئے جبکہ سال 19-2018 میں مبلغ ایک کروڑ 8 لاکھ 64 ہزار

روپے جاری کئے گئے جس سے 8002 مستحق زکوٰۃ فری علاج و معالجہ کی سہولت سے افراد مستفید ہوئے۔اس کی تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر میں ضلعی زکوٰۃ آفیسران کی خالی اسامیوں

699: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیاوزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت صوبہ بھر کے بیشتر اضلاع میں ضلعی زکوٰۃ آفیسر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کی اسامیاں خالی پڑی ہیں اگر ہاں تو کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اسامیوں کے خالی ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ کی تقسیم اور بے شمار انکوائریاں التواء کا شکار ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خالی سیٹوں کو پر کرنے اور زیر التواء انکوائریاں مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) صوبہ بھر میں کل 9 میں سے ایک ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ (ایم اینڈ ای) اور کل 38 میں سے گیارہ ضلعی زکوٰۃ آفیسر زکی اسامیاں خالی ہیں تاہم ان پوسٹوں پر اضافی چارج دیا گیا ہے۔جن کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ اسامیوں پر دیگر تعینات آفیسران کو اضافی چارج دیا گیا ہے تا کہ زکوٰۃ کی تقسیم اور دیگر دفتری امور متاثر نہ ہوں۔

(ج) ان اضلاع میں زکوٰۃ کی تقسیم اور دیگر امور کو احسن طریقے سے انجام دیا جا رہا ہے تاہم محکمہ ان خالی اسامیوں کو مروجہ قوانین کے ذریعے پر کر رہا ہے۔محکمہ نے موجودہ سال میں بھی دو دفعہ پروموشن کمیٹی کا اجلاس منعقد کیا پہلی دفعہ محکمہ زکوٰۃ کے گریڈ 17 کے پانچ آفیسران کو گریڈ 18 میں بحوالہ آرڈر مورخہ 29.05.2019 ترقی دی گئی۔

دوسری دفعہ ایک اسسٹنٹ گریڈ16 کو بطور سپرنٹنڈنٹ گریڈ17 اور ایک اکاؤنٹنٹ گریڈ15، ایک آڈیٹر گریڈ15 کو بطور ڈسٹرکٹ زکوٰۃ آفیسر گریڈ17 میں بحوالہ آرڈر مورخہ 21.08.2019 ترقی دی گئی۔ فی الوقت گریڈ17 کی پروموشن کوٹے کی 9اسامیاں خالی ہیں جبکہ گریڈ18 کی ایک اسامی خالی ہے جن پر لازمی پروموشن ٹریننگ کے بعد محکمانہ پروموشن کمیٹی کی میٹنگ کی جائے گی۔

ضلع رحیم یار خان: پی پی۔264 میں زکوٰۃ کی رقم سے جہیز فنڈز اور گزارہ الاؤنس کی مد میں مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

712: سید عثمان محمود: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں جنوری2018 سے تاحال کتنے مستحقین کو زکوٰۃ نہ دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ ہذا میں اکثر زکوٰۃ کمیٹیاں چیئرمین سے محروم ہیں اور کچھ غیر فعال ہیں؟

(ج) سال19-2018 میں حلقہ ہذا کی کمیٹیوں کے لئے کتنی رقم گزارہ الاؤنس/ جہیز فنڈ کے لئے فراہم کی گئی؟

(د) کیا حکومت غیر فعال کمیٹیوں کو فعال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں نے استحقاق کے تعین کے بعد 508 مستحقین کی درخواستیں برائے گزارہ الاؤنس اور گزارہ الاؤنس برائے نابینا افراد منظور کر کے دفتر ضلعی زکوٰۃ کمیٹی رحیم یار خان کو بھجوائی تھیں ان سب کو زکوٰۃ فنڈ سے امداد دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔264 میں کل69 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جو کہ تمام فعال ہیں۔

(ج) سال19-2018 میں حلقہ ہذا کی کمیٹیوں کے لئے مبلغ67 لاکھ24 ہزار روپے بابت گزارہ الاؤنس، گزارہ الاؤنس برائے نابینا افراد اور جہیز فنڈ کی مد میں مبلغ2لاکھ40ہزار روپے تقسیم کئے گئے۔

(د) جز(ب)میں جواب دیا جاچکا ہے۔

صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں سال19-2018 میں زکوٰۃ فنڈز سے مریضوں کے علاج اور زکوٰۃ کی مد میں فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

720: محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے چھوٹے/بڑے تمام ہسپتالوں میں غریب مریضوں کے علاج کے لئے زکوٰۃ فنڈ بند کر دیا گیا ہے؟

(ب) صوبہ بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں سال19-2018 میں کتنے مریضوں کا علاج زکوٰۃ فنڈ سے کیا گیا اور کتنی زکوٰۃ کی رقم سرکاری ہسپتالوں کو فراہم کی گئی؟

(ج) اگر زکوٰۃ فنڈ فراہم نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات کیا تھیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ہسپتالوں میں غریب مریضوں کے مفت علاج معالجہ کے لئے زکوٰۃ فنڈ سے رقم جاری کی جاچکی ہے۔

(ب) سال19-2018 کے دوران 84ہزار 441 مستحق مریضوں کا قواعد کے مطابق زکوٰۃ فنڈ سے مفت علاج کیا گیا اور مذکورہ سال کے دوران ہسپتالوں کو41 کروڑ61لاکھ ایک ہزار769روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ج) جواب جز(ب)میں دیا جاچکا ہے۔

صوبہ میں زکوٰۃ کی رقم کی تقسیم اور زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کی تعیناتی کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

913: محترمہ اسوہ آفتاب: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے اگست 2018 سے اگست 2019 تک زکوٰۃ کی کتنی رقم تقسیم کی؟
(ب) یہ رقم کتنے افراد کو اور کن کن اضلاع میں تقسیم کی گئی ہے؟
(ج) صوبہ بھر کے کتنے اضلاع میں اس وقت زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو ہو چکی ہے زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کی تعیناتی کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) مذکورہ عرصہ کے دوران 3۔ارب 66 کروڑ 59 لاکھ 63 ہزار 95 روپے کی رقم تقسیم کی گئی۔
(ب) یہ رقم صوبہ بھر کے 36 اضلاع میں 311460 مستحق افراد میں تقسیم کی گئی۔
(ج) صوبہ بھر میں اس وقت 29 اضلاع میں ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو ہو چکی ہے۔ضلع چیئرمینوں کی تعیناتی کے لئے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز صاحبان سے ناموں کا پینل طلب کرتی ہے اور بعد ازاں پنجاب زکوٰۃ و عشر کونسل کی منظوری سے چیئرمین ضلع زکوٰۃ و عشر کمیٹی کی نامزدگی کی جاتی ہے جبکہ پنجاب زکوٰۃ و عشر کونسل ممبران کی نامزدگی چیئرمین ضلع زکوٰۃ و عشر کمیٹی کی مشاورت سے کرتی ہے اور حکومت پنجاب کی منظوری سے ضلع زکوٰۃ کمیٹی کا نوٹیفکیشن جاری کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 828/19 محترمہ عنیزہ فاطمہ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 830/19 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 837/19 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

سمندری سے کمالیہ اور سمندری
سے ماموں کانجن کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین !شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی-104 ضلع فیصل آباد میں دو اہم سڑکیں ہیں۔ ایک سڑک ظفر چوک تحصیل سمندری سے حدود کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ ہے۔ دوسری سڑک اڈہ مریدوالہ تحصیل سمندری سے ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن تحصیل تاندلیانوالہ تک ہے۔ فیصل آباد سے کمالیہ، چیچہ وطنی، بورے والا، وہاڑی اور بہاولپور تک ٹریفک ان سڑکوں سے گزرتی ہے لیکن دونوں سڑکوں کی حالت انتہائی مخدوش ہو چکی ہے۔ ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے آئے دن راہزنی کی وارداتیں ہوتی ہیں اور علاقہ کے عوام سخت پریشان ہیں۔

جناب چیئرمین !میری پُرزور اپیل ہے کہ اس عوامی مسئلہ پر فوری توجہ فرمائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جناب صفدر شاکر !چونکہ آج آپ کی تحریک التوائے کار سے متعلقہ منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری !۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 841/19 محترمہ راحیلہ نعیم کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 843/19 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 846/19 محترمہ مومنہ وحید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 850/19 محترمہ شمسہ علی کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

بچوں کے مسائل حل کرنے اور تحفظ کے لئے قانون سازی کرنے کا مطالبہ

محترمہ شمسہ علی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے نومولود بچے ہماری قوم کا مستقبل ہیں اس لئے ان کی خوراک، پرورش اور ہر حوالے سے تحفظ ہماری اوّلین ترجیح ہونی چاہئے لیکن ایسا نہیں ہو رہا اور اسی سلسلے میں یونیسکو کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں نومولود بچوں کی اموات کی تعداد خطرناک حد تک زیادہ ہے جبکہ خوراک کی کمی کے باعث بچوں کی اکثریت stunted growth کا شکار ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری طرف بچوں سے زیادتی کے واقعات بھی عروج پر ہیں جو قوم کا سر شرم سے جھکا دیتے ہیں۔ بچوں کے لاتعداد مسائل کے پیش نظر ہنگامی بنیادوں پر اقدامات لینے کی ضرورت تھی لیکن آج تک اس اہم اور burning issue کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔

جناب چیئرمین! اس وجہ سے آئے روز ایسے واقعات میں اضافہ ہی دیکھنے میں آ رہا ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ایسے مسائل کی روک تھام کے لئے Child Development Department Rules of Business 2011 میں ترمیم کر کے جامع قانون سازی کی جائے جو بچوں کے تمام مسائل کو cater کرے اور بچوں کے تحفظ کے لئے کام کرنے والے تمام ادارے اس کے under کام کریں لیکن ایسا نہیں ہوا۔ جس سے صوبہ بھر کی عوام شدید اضطراب اور پریشانی میں مبتلا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ محترمہ نے دو حوالوں سے بات کی ہے۔ پہلے انہوں نے stunted growth کا ذکر کیا ہے تو اس سلسلے میں، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ already اس پر کام کر رہا ہے اور پچھلے تقریباً ایک سال کے دوران اس پر کام ہوا بھی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ مزید اس پر کام کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! دوسرا انہوں نے Child Development Department میں ترمیم لانے کا کہا ہے تو اس حوالے سے دو چیزیں ہیں کہ Rules of Business 2011 ایک تو پہلے سے قانون موجود ہے اس پر عملدرآمد کرنے کی بات ہے۔

جناب چیئرمین! دوسرا اگر محترمہ اس میں کوئی ترمیم لانا چاہتی ہیں تو میں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے کہہ دوں گا کہ محترمہ سے رابطہ کرکے ان سے تجاویز لے لیں اور اگر یہ اس رولز آف بزنس میں بہتری کے لئے کوئی تجاویز دینا چاہتی ہیں تو حکومت کو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا لہٰذا ہم اس پر ترمیم لے کر آسکتے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ! اگر آپ ترمیم دینا چاہتی ہیں تو وزیر قانون سے قانون کے مطابق اس کو دیکھ لیں گے۔ اس تحریک التوائے کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 852/19 محترمہ عظمٰی کاردار کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 855/19 سید حسن مرتضٰی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 856/19 محترمہ سبرینہ جاوید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 869/19 جناب نصیر احمد کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

غیر معیاری فوڈ پراڈکٹس کو پاس
کروانے کے لئے وفاقی پالیسی بنوانے کی سازش

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ خوراک سے متعلقہ معاملات اٹھارہویں ترمیم کے بعد 100 فیصد صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے ذاتی علم میں یہ بات آئی ہے کہ چند کمپنیوں نے اپنی پراڈکٹس کو پنجاب فوڈ اتھارٹی کے سٹینڈرڈ پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے اپنی پراڈکٹس کا سٹینڈرڈ وفاقی حکومت سے پاس کرانے کے لئے مشترکہ مفادات کی کونسل سے رابطہ کیا ہے اور کوشش کی جارہی ہے کہ اشیاء خوردونوش کے معیار کی پالیسی وفاقی حکومت بنائے کیونکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے معیار کے مطابق دودھ، انرجی ڈرنکس اور کھانے پینے کی دیگر اشیاء وغیرہ FDA کے معیار پر پورا نہیں اترتیں اور انہیں اپنی منافع خوری میں نقصان کا اندیشہ ہے اگر ان کھانے پینے کی اشیاء کے معیار پر سمجھوتہ کیا گیا تو یہ پنجاب کی 12 کروڑ عوام کی زندگیوں سے کھیلنے کے مترادف ہوگا اس صورتحال سے پنجاب کی عوام میں انتہائی بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین! اس پر میری کچھ گزارش ہے اور میں وزیر قانون کی توجہ چاہوں گا۔ 2018 کے نگران سیٹ اپ کے دوران پنجاب سے ایک سمری move کروائی گئی کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین کو bypass کرتے ہوئے فیڈرل گورنمنٹ اس پر legislation کرے حالانکہ فوڈ اتھارٹی اور خوراک سے متعلق جتنی legislation ہے---

جناب چیئرمین: جناب نصیر احمد! کیا آپ نے اپنی تحریک التوائے کار پڑھ لی ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! جی، میں نے پڑھ دی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب نصیر احمد! تو پھر ابھی اس پر بحث کی اجازت نہیں چونکہ آج فوڈ منسٹر صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میری گزارش ہوگی کہ اس تحریک التوائے کار کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں کیونکہ Chair نے مجھے اجازت دی تھی کہ آپ اس تحریک التوائے کار کو پیش کریں ہم اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں گے اور منسٹر صاحب نے بھی ان کی اس بات کی تائید کی تھی۔

جناب چیئرمین: جناب نصیر احمد! متعلقہ منسٹر صاحب تشریف لے آئیں پھر اس کو دیکھ لیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 870/19 محترمہ مہوش سلطانہ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

چکوال میں دو پوٹاشیم پلانٹ لگانے سے آلودگی میں اضافے کا خدشہ

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ Asian Precious Mineral کمپنی ضلع چکوال میں دو نئے پوٹاشیم کے پلانٹ لگانے لگی ہے ایک تحصیل چوآسیدن شاہ کے گاؤں ڈھریالہ کہون میں اور دوسرا کلر کہار کے کہوٹ گاؤں میں، جس کے لئے 20۔اگست 2019 کو public hearing خوشاب روڈ کلر کہار میں رکھی گئی، یہ ڈھریالہ کہون گاؤں میں رکھی گئی اور نہ ہی کہوٹ گاؤں میں رکھی گئی حالانکہ متعلقہ گاؤں کے لوگوں کا یہ حق بنتا تھا کہ محکمہ تحفظ ماحول اور معدنیات ان کے تحفظات کو سنتے۔ تحصیل چوآسیدن شاہ میں آلودگی ایک serious مسئلہ ہے Air quality index بہت low ہے اور ان دو نئے پلانٹس کی تعمیر سے پوٹاشیم کی exploration سے آلودگی بڑھے گی اور یہاں یہ پوٹاشیم liquid form میں ہے جب پوٹاشیم کو salt سے الگ کیا جائے گا تو باقی نمکیات وہاں کی زرعی زمین کو بھی نقصان پہنچائیں گے اس کے ساتھ یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ آبادی کے اتنا قریب پوٹاشیم کی exploration اور پلانٹ لگانے سے لوگوں کی صحت پر کیا اثرات مرتب ہوں گے۔ اس سے پہلے بھی وہاں پر جو سیمنٹ پلانٹس لگے ہیں ان کی وجہ سے بھی فضائی آلودگی میں اضافہ ہوا ہے اور علاقہ بھر کو پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ گزشتہ دور حکومت میں میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس علاقے کو سیمنٹ پلانٹس کے لئے infeasible قرار دیا تھا تو پوٹاشیم پلانٹس کے لئے یہ علاقہ feasible کیسے ہو سکتا ہے لہٰذا میں request کروں گی کہ پوٹاشیم کی exploration اور پلانٹس کے لئے فوری طور پر relevant گاؤں میں public hearing دوبارہ کرائی جائے اور اس ایوان کو بتایا جائے کہ آبادی سے 500 میٹر کے فاصلے پر لگنے والے پلانٹس اور ان کے کیمیکل سے نکلنے والے نمکیات کیسے نقصان دہ نہیں ہوں گے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: آج منسٹر صاحب! موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث

جناب چیئرمین: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ منسٹر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن 1937 میں قائم ہوا اور اس وقت ملک میں تمام پنجاب پبلک سروس کمیشنز میں یہ سب سے پرانا ادارہ ہے۔ یہ ادارہ پنجاب پبلک سروس کمیشن آرڈیننس 1978 کے تحت عمل میں لایا گیا اور یہ ادارہ آئین کے آرٹیکل 242 کے تناظر میں قائم ہوا۔

Section 91 of Punjab Public Service Commission Ordinance 1978

جناب چیئرمین! میں یہ mandatory ہے کہ کمیشن ہر سال 15۔فروری تک اپنی سالانہ رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہے۔

جناب چیئرمین! اس وقت 2017 کی رپورٹ زیر بحث ہے یہ اسی time frame میں جمع کروائی گئی اور آج اس معزز ایوان میں اس پر عام بحث کا آغاز کیا جا رہا ہے۔اس کے functions یہ ہیں کہ صوبے میں جو افسران کی بھرتی ہے اس میں میرٹ کو ensure کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتیوں کا عمل اختیار کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! اس محکمے کی 2017 میں جو overall recruitment performance ہے اس کے متعلق عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے پاس process کے لئے ٹوٹل requisition 361 تھیں، ویکنسی پوزیشن 8259 تھی جن کے لئے 545282 درخواستیں وصول ہوئیں ان میں 271239 درخواستیں فائنل ہوئیں جن میں 24 ہزار امیدواروں کا انٹرویو لیا گیا اور 7454

امیدوار recommend کئے گئے اور اس وقت تک 8259 میں سے 805 ویکنسیز ہمارے پاس موجود ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن میں ابتدائی طور پر کوئی بھی پوسٹ جو ایڈورٹائز ہو کر آتی تھی تو 280 دنوں کے اندر اسے process کر کے مکمل کر لیا جاتا تھا لیکن with the passage of time اس پیریڈ کو کم کیا گیا اور اب 52 دنوں میں یہ سارا process مکمل کر کے متعلقہ محکمے کو لسٹ فراہم کر دی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن میں میرٹ پر zero tolerance policy رکھی ہے اور کہیں بھی کوئی compromise نہیں کیا جاتا اور ویکنسیز 100 فیصد میرٹ پر fill کی جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ public perception میں بھی دیکھیں تو یہ ایک واحد ادارہ ہے جس کی کارکردگی اور credibility پر کوئی انگلی نہیں اٹھاتا۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ لاکھ اختلاف ہونے کے باوجود آج تک کسی نے اس کی credibility پر کوئی انگلی اٹھائی ہو کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن سے یہ غلط فیصلہ ہوا یا یہ میرٹ کے منافی فیصلہ کر دیا گیا۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ایک واحد ادارہ ہے جس پر کوئی انگلی نہیں اٹھائی جاسکتی۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن نا صرف ریکروٹمنٹ کے حوالے سے سفارشات بھیجتا ہے بلکہ گورنمنٹ کو وقتاً فوقتاً اس ادارے کی بہتری اور اداروں میں اس وقت جو نظام رائج العمل ہے اسے بہتر بنانے کے لئے بھی اپنی سفارشات دیتا رہتا ہے۔ اس سلسلے میں پنجاب پبلک سروس کمیشن نے 2017 کے دوران جو سب سے اہم recommendation دی وہ یہ تھی کہ صوبے میں جو نظام تعلیم ہے وہ تنزلی کی طرف مائل تھا تو 2017 کی رپورٹ میں حکومت کی اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ گورنمنٹ کو چاہئے کہ اپنا نظام تعلیم بہتر بنانے کے لئے اقدامات کرے کیونکہ جو quality of candidates آرہی ہے وہ اس

معیار کی نہیں ہے جس معیار کا ہونا چاہئے۔ یہ تعلیمی معیار کی تنزلی کے باعث ہوا ہے لہٰذا ہمیں تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر ایک mandatory clause رکھی گئی ہے جس میں حکومت کی طرف سے بی ایس۔17 کے لئے کچھ تجربے کی شق ڈالی گئی ہے اس میں یہ recommendation دی گئی ہے کہ تجربہ کی شق ختم کی جائے چونکہ اس شق کی وجہ سے fresh candidates جو میرٹ پر آرہے ہوتے ہیں اور جو ہر لحاظ سے qualify بھی کر رہے ہوتے ہیں لیکن تجربے کی شق کی وجہ سے ان کا تھوڑا سا حق مارا جاتا ہے اس لئے گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ اس پر غور کیا جائے اور تجربے کی شرط کو relax کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے راولپنڈی، ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، فیصل آباد اور سرگودھا میں نئے بلاکس قائم کئے گئے، پنجاب پبلک سروس کمیشن کی کارکردگی کو مزید effective بنانے کے لئے pre-service training بھی کروائی جاتی ہے اور regularization of contract employees یعنی ملازمین کو کنٹریکٹ سے ریگولر کرنے کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ ملازمین کی فلاح و بہبود کے لئے ان کی رہائشی کالونی بھی بنائی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! میں مختصر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن ایک ایسا ادراہ ہے جو احسن طریقے سے کام کر رہا ہے اور میری اس معزز ایوان سے استدعا ہو گی کہ اس ادارے کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے معزز ممبران جو مزید اقدامات تجویز کریں گے انشاء اللہ گورنمنٹ اور محکمہ بھی ان پر عملدرآمد کرتے ہوئے اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوشش کرے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اپوزیشن سے کوئی معزز ممبر بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں؟

(اپوزیشن سے کسی بھی معزز ممبر نے بحث میں حصہ لینے کے لئے نہیں کہا)

That shows interest. جی، محترمہ شمسہ علی!

محترمہ شمسہ علی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ہم سب نے ہی پنجاب پبلک سروس کمیشن کا سنا ہوا ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ وزیر قانون نے بہت احسن طریقے سے ہماری انفارمیشن میں مزید اضافہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میرا صرف یہ سوال تھا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ممبران میں جو gender parity ہے یعنی خواتین کا کتنا عمل دخل ہے اور کمیشن کے ممبران میں کتنی خواتین ہیں؟

جناب چیئرمین! دوسرا جو یہ appointments کرتے ہیں اس میں gender parity کا کیا سلسلہ ہے؟ وزیر قانون! اس حوالے سے کوئی انفارمیشن دے دیں تو میں بہت مشکور ہوں گی۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں نے محترمہ کی بات نوٹ کر لی ہے اور میں نے اپنی گزارشات کے دوران یہ عرض کیا تھا کہ معزز ممبران کی طرف سے جو بھی احسن تجویز آئے گی انشاءاللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ محترمہ شمسہ علی نے ایک تجویز دی ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس پر عملدرآمد کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین: محترمہ شمسہ علی! آپ کی تجویز پر عملدرآمد ہو گا۔ حزب اختلاف کی طرف سے کوئی معزز ممبر اس پر بات کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث آپ نے آج کے ایجنڈے پر رکھی ہے اور کم از کم مجھے اس بارے میں پہلے سے معلوم نہیں تھا کہ آج کے دن اس پر بحث ہونے والی ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کروں گی کہ آپ اس بحث کو continue کریں اور اگر اجلاس پیر تک چلے گا تو اس بحث کو پیر والے دن بھی رکھیں تاکہ حزب اختلاف کی طرف سے بھی اس بابت کوئی comments آسکیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! مجھے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن میں صرف ایک گزارش کرنی چاہوں گا کہ ہم اکثر یہ کہتے رہتے ہیں کہ اپوزیشن کا تھوڑا سا interest ہاؤس کے بزنس میں بھی ہونا چاہئے۔ آج پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث ہو رہی ہے لیکن حزب اختلاف کے بنچوں پر کوئی صاحب تشریف فرما نہیں ہیں اور بالخصوص میں یہ عرض کرنی چاہوں گا، ہمارا میڈیا بھی سُن اور دیکھ رہا ہے کہ حزب اختلاف کے دو ایسے ممبران جن کو ہم نے پروڈکشن آرڈر اس لئے دیا ہے کہ وہ proceeding of the House میں participate کر سکیں۔ ان کو صرف اس لئے پروڈکشن آرڈر کے تحت بُلواتے ہیں کہ وہ آکر ایوان کی کارروائی میں حصہ لیں لیکن اگر ایوان میں آنے کی بجائے انہوں نے کوئی دوسرے معاملات نمٹانے کے لئے پروڈکشن آرڈر لینے ہوتے ہیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ issuance of the Production Order پر بھی ایک بڑا سوالیہ نشان ہو گا۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا نے بالکل صحیح بات کہی ہے۔ حزب اختلاف کو ایوان کی کارروائی میں دلچسپی لینی چاہئے۔ آج بہت اہم بحث تھی اور جناب محمد بشارت راجا نے بڑی محنت سے اس بابت معزز ممبران کو brief کیا ہے۔

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 258 چودھری اختر علی کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

میو ہسپتال کے کینسر وارڈ میں لیزر مشین کی خرابی

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میو ہسپتال لاہور کے کینسر وارڈ میں نصب لیزر مشین جس سے کینسر کے مریضوں کا لیزر سے علاج کیا جاتا ہے عرصہ دراز سے ایک پُرزہ ناکارہ ہونے کی وجہ سے مشین بند پڑی ہے اور اسی وارڈ

میں کینسر کے مریضوں کو دی جانے والی ایک pain killer گولی بھی نایاب ہے جس کی وجہ سے مریض شدید مشکلات سے دوچار ہیں اور پرائیویٹ ہسپتالوں سے مہنگے داموں علاج کروانے پر مجبور ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! یہ صرف حزب اختلاف کا نہیں بلکہ پورے ہاؤس کا مسئلہ ہے۔ یہ ایک ایسی بیماری ہے جو کہ گھروں کا صفایا کر دیتی ہے اور اگر کسی ایک فرد کو یہ بیماری لاحق ہو جاتی ہے تو اس کا پورا خاندان suffer کرتا ہے۔ غریب لوگ اس بیماری کے علاج کے لئے سرکاری ہسپتالوں کی طرف جاتے ہیں۔ میو ہسپتال جو کہ ایک ڈویژنل ہسپتال ہے اس کی لیزر مشین کا ایک پُرزہ ناکارہ ہونے کی وجہ سے یہ مشین بند پڑی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! اس ہاؤس میں اس بابت پہلے بھی بات ہو چکی ہے اور وزیر قانون نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ چند دنوں میں اس پرزے کو دستیاب کرنے کے بعد لیزر مشین کو فنکشنل کر دیا جائے۔ یہ لیزر مشین کینسر کے مریضوں کی کیموتھراپی کرتی ہے۔ اللہ نہ کرے کہ کینسر کا مرض کسی کو لاحق ہو۔ اس بیماری کی ایک pain killer گولی ہسپتال میں نایاب ہے اور مریض ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتا ہے لیکن اسے یہ دوائی نہیں ملتی۔

جناب چیئرمین! میرے مشاہدہ میں یہ چیز آئی ہے کہ کچھ ایسے مریض ہوتے ہیں کہ جن کی کیموتھراپی نہیں ہو سکتی، ایسے کینسر کے مریض کا اپریشن بھی نہیں ہو سکتا اور اسے ایک pain killer گولی دی جاتی ہے جس کا نام غالباً Novamicra ہے۔ یہ import کی جاتی ہے۔ پاکستان میں ایک کمپنی یہ گولی import کرتی ہے اور اس کمپنی نے ایک مہینے کے کورس کی قیمت 232000/- روپے مقرر کی ہوئی ہے۔ اگر سرکاری ڈویژنل ہسپتال میں کینسر کی ادویات نایاب ہوں گی تو پھر غریب مریض کہاں جائیں گے؟ وہ تو ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں گے لہٰذا میں آپ، اس مقدس ایوان اور خاص طور پر وزیر قانون سے استدعا کرتا ہوں کہ اس لیزر مشین کا پُرزہ فوری طور پر منگوایا جائے۔ یہ چند لاکھ روپے کا پُرزہ ہے۔ اس پُرزہ کو خریدا جائے اور میو ہسپتال کی

لیزر مشین کو چالو کیا جائے۔اسی طرح کینسر کے مریضوں کو pain killer گولیاں مہیا کی جائیں۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اس وقت ایوان میں وزیر صحت صاحبہ !۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ محترمہ راشدہ خانم! آپ کوئی بات کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ راشدہ خانم: جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت دی ہے۔میں قبرستان کے حوالے سے ایک بہت ہی serious issue پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ابھی دو ہفتے پہلے میں قبرستان گئی تھی۔

جناب چیئرمین !میں نے دیکھا کہ وہاں پر کئی قبروں کی آدھی آدھی مٹی غائب تھی اور ان کی سلیبیں نظر آرہی تھیں۔مجھے ان قبروں میں مدفون لاشوں کی بے حرمتی کا ڈر ہے۔مجھے خدشہ ہے کہ کتّے یا دوسرے جانور ان قبروں کی بے حرمتی کریں گے اور ان قبروں کی لاشوں کو اُٹھا کر لے جائیں گے۔میں نے خود دو قبروں کی مرمت کروائی ہے،ان پر مٹی ڈلوائی ہے اور ان قبروں پر چار چار ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں۔ان قبروں کے اُوپر مٹّی بالکل نہیں تھی اور ان کی سلیبیں نظر آرہی تھی۔یہ صرف دو دو سال پرانی قبریں تھیں۔کئی قبروں پر نام لکھے ہوئے تھے تو میں ان کے گھروں میں بھی گئی ہوں اور ان سے درخواست کی ہے کہ اگر آپ اپنے عزیزوں کی قبروں کو مرمت کرواسکتے ہیں تو کروالیں بصورت دیگر میں ان قبروں کی خود مرمت کراؤں گی۔اگر کسی لاش کو کتّا اُٹھا کر باہر لے گیا تو بہت بے حرمتی ہو گی اس لئے میں حکومت سے درخواست کرتی ہوں کہ ایسی قبروں کی جانب توجہ دی جائے،ان کی فوری مرمت کروائی جائے اور ان پر مٹّی ڈلوانے کا انتظام کیا جائے۔

جناب چیئرمین !میں اپنی ہی حکومت سے درخواست کر رہی ہوں کہ جو قبریں نیچے دھنس چکی ہیں ان کو بے شک رہنے دیں لیکن جو نئی قبریں ہیں اور ان کے اُوپر مٹّی نہیں ہے تو ایسی قبروں پر مٹّی ڈلوائی جائے۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ راشدہ خانم نے بالکل جائز مسئلہ پوائنٹ آوٹ کیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث آپ نے آج کے ایجنڈے پر رکھی ہے۔ یہ بڑا sacred House ہے اگر یہاں پر ہم نے number game, blame game یا آنکھ مچولی کا کھیل کھیلنا ہے تو یہ انتہائی نامناسب بات ہو گی۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب محمد وارث شاد جس حوالے سے بات کر رہے ہیں یہ issue تو اب ختم ہو چکا ہے۔ جس وقت پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث کا آغاز ہوا، جب رپورٹ take up ہوئی اور جب اس پر بات ہوئی تو اُس وقت محترم وارث شاد موجود نہیں تھے۔ اب تو اگلا بزنس take up ہو چکا ہے لہٰذا اب ہم واپس جا کر اس موضوع پر بات نہیں کر سکتے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! میں بحث نہیں کر رہا بلکہ میں تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! اس مرحلہ پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر بھی نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئر مین: جناب محمد وارث شاد! وزیر قانون نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے تقریباً پندرہ منٹ بات کی ہے لیکن اس وقت آپ ایوان میں موجود نہیں تھے۔

اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 30۔دسمبر 2019 بوقت سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔